بیگم اور میڈم

(از جناب مولوی عزیز الحق صاحب بی اے۔ بی ٹی (علیگ)

جو پوچھو مجھ سے بیگم اور میڈم میں ہے فرق اتنا
یہ ہے پابندِ شوہر اور وہ پابندی سے بیگانہ

محافظ نسل کی یہ، اور وہ جنسِ غیر پر مائل
کہ اِسکی گود میں بچہ ہے، اُسکی گود میں پلّا

یہ خانہ دار پوری، اور وہ بازیگاہ کی رونق
کہ اسکے ہاتھ میں ڈوئی ہے، اُسکے ہاتھ میں بلّا

یہ ملکہ اپنے گھر میں، وہ ملازم کارخانہ میں
یہ سارے گھر کی حاکم، وہ ہے منیجر کی محکومہ

قرار اس کو ہے گوہر کی طرح بحرِ قناعت میں
وہ ہر سو گوئے میدانِ ترقی بن کے آوارہ

یہ صبر و حلم میں یکتا، ہے اُس کو علم کا دعویٰ
کہ اس کے پاس تربیت ہے، اُسکے پاس ڈپلوما

اسے شوقِ عبادت، اور وہ دلدادۂ عشرت
یہاں ظرفِ وضو ہے تخت پر، واں میز پر مینا

یہ فرصت میں مصلّی پر، وہ ہوٹل اور کلب گھر میں
ہے تسبیح انگلیوں میں یاں، وہاں پر تاش کا پتّا

روایاتِ مقدس کی امیں یہ، اور وہ غارتگر
زباں پر اِسکی قرآں، اور اُسکے لب پہ ہے گانا

یہ بچوں ہی سے خود تصویرِ مستقبل بناتی ہے
تماشہ دیکھتی ہے وہ تھیٹر اور سینما کا

یہ آہو چشم، اور اسکی نظر شگین و مصنوعی
کہ اس کی آنکھ میں کاجل ہے، اُسکی آنکھ پر چشمہ

یہ دیوی شرم و عصمت کی، وہ لیڈی ذوقِ عریانی
یہاں تو رُخ پہ بھی آنچل، وہاں سینہ بھی آئینہ

رہ عشق و محبت میں بھی یہ خوددار وہ رسوا
کہ یہ نور جہاں بیگم ہے، وہ ملکہ کلوپطرا

سمجھ میں آگیا یہ سرخ رو وہ روسیہ کیوں ہے
جب اسکے منہ میں پان اور اُسکے سگرٹ کا دھواں دیکھا

عزیز اب ختم کر اہلِ نظر پر صاف روشن ہے
یہ جنت وہ جہنم، یہ گلستاں اور وہ صحرا